امام رکوع میں ہو، تو آنے والا شخص تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے یا نہیں؟

ریفرنس نمبر:Aqs 1840

تاریخ:02-07-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام رکوع میں ہو، تو آنے والا شخص تکبیرِ تحریمہ کہہ کر پہلے ہاتھ باندھے اور پھر امام کے ساتھ رکوع میں ملے، یا ہاتھ باندھے بغیر رکوع میں چلا جائے؟

سائل: محمد فیضان (روبی پلازہ، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

امام رکوع میں ہو، تو آنے والا شخص اس طرح کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچیں، پھر اگر وہ جانتا ہو کہ امام صاحب رکوع میں اتنا وقت لگاتے ہیں کہ وہ ثنا یعنی سبحانک اللھم آخر تک پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو سکتا ہے، تو تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھے، کیونکہ ثنا پڑھنا سنت ہے، اس کے بعد دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور اگر یہ گمان ہو کہ ثنا پڑھنے کی صورت میں امام صاحب رکوع سے اٹھ جائیں گے، تو تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ نہ باندھے، بلکہ فوراً دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے، کیونکہ ہاتھ باندھنا اس قیام کی سنت ہے، جس میں ٹھہر کر کچھ پڑھنا سنت ہو اور جس قیام میں ٹھہرنا اور پڑھنا نہیں ہوتا، اس میں سنت ہاتھ چھوڑنا ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:" (من فرائضھا) التی لا تصح بدونھا (التحریمۃ) قائما" ترجمہ: نماز کے فرائض میں سے، جن کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی، کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیرِ تحریمہ کہنا ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج2، ص158، مطبوعہ کوئٹہ)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وضع) الرجل (یمینه علی یساره تحت سرته۔۔۔ کما فرغ من التکبیر)بلا ارسال فی الاصح (و ھو سنة قیام ۔۔۔ له قرار ، فیه ذکر مسنون) ملخصا"ترجمہ: تکبیر سے فارغ ہونے کے بعد مرد اپنا سیدھا ہاتھ ناف کے نیچے اپنے الٹے ہاتھ پر، اصح قول کے مطابق بغیر لٹکائے رکھے اور یہ اس قیام کی سنت ہے، جس کے لیے ٹھہرنا ہو، اس میں مسنون ذکر ہو۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج2، ص228-230، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"کل قیام فیه ذکر مسنون فالسنة فیه الاعتماد۔۔۔، و کل قیام لیس فیه ذکر مسنون۔۔۔ فالسنة فیه الارسال کذا فی النهایة، ملخصا"ترجمہ: ہر وہ قیام جس میں مسنون ذکر ہو، اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے اور ہر وہ قیام جس میں مسنون ذکر نہیں، اس میں سنت ہاتھ لٹکانا ہے، اسی طرح نہایہ میں ہے۔ (الفتاوی الهندیة، ج1، ص81، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"ہاتھ باندھنا سنت اس قیام کی ہے، جس کے لیے قرار ہو، کمافی الدر المختار وغیرھا من الاسفار (جیسا کہ در مختار اور اس کے علاوہ بڑی کتابوں میں ہے)۔" (فتاوی رضویہ، ج9، ص194، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کہ "جماعت رکوع میں ہو، تو مسبوق نمازی کو نیت کرکے اور تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھنا چاہیئے، یا بے باندھے دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جانا چاہیئے یا ایک ہی تکبیر اس کے واسطے کافی ہے یا کیا حکم ہے؟" کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"ہاتھ باندھنے کی تو اصلاً حاجت نہیں اور فقط تکبیرِ تحریمہ کہہ کر رکوع میں مل جائے گا، تو نماز ہو جائے گی، مگر سنت یعنی تکبیرِ رکوع فوت ہوئی، لہٰذا یہ چاہیئے کہ سیدھا کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیرِ تحریمہ کہے اور سبحٰنک اللّٰھم پڑھنے کی فرصت نہ ہو یعنی احتمال ہو کہ امام جب تک سر اٹھالے گا، تو معاً دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور امام کا حال معلوم ہو کہ رکوع میں دیر کرتا ہے، سبحٰنک اللّٰھم پڑھ کر بھی شامل ہو جاؤں گا، تو پڑھ کر رکوع کی تکبیر کہتا ہوا شامل ہو، یہ سنت ہے اور تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہونے کی حالت میں کہنی تو فرض

ہے، بعض ناواقف جو یہ کرتے ہیں کہ امام رکوع میں ہے، تکبیرِ تحریمہ جھکتے ہوئے کہی اور شامل ہو گئے، اگر اتنا جھکنے سے پہلے کہ ہاتھ پھیلائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں، اللہ اکبر ختم نہ کرلیا، تو نماز نہ ہوگی، اس کا خیال لازم ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص234۔235، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

10 ذو القعدۃ الحرام 1441ھ/02 جولائی 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے